رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَتَحَ لَکُمْ وَقْتَ مَسِیْحَۃٍ وَمَا تَرْکَ مُرَادَہ

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد ص کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

[illegible]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ... [illegible]

لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

چہ گویم بانو گرآئی بہادر قادیان بینی
دوائی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی لیجاتی ہے ...

[illegible] کے لئے جوابی ...

... آنا ضروری ہے ...

... نہ دیا جائیگا

... میں نمبر خریداری ...

... حوالہ ہو ورنہ جواب میں دیر ہوگی

شرح قیمت

ہندوستان میں عہ سالانہ
فارن ممالک ہے ؁ "
خاص قادیان عہ "
منتخب نامہ نگاروں کو مفت روانہ ہوتا ہے
نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی
کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت
روانہ ہوتا ہے

نمبر ۴۱ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخکو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۲

[illegible]ون کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار زیادہ تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی برقت ... اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ... نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہو اگر بسبب قلت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیویں - ہم قدر الفضل کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لانیکی پوری کوشش کیجاتی ہے - دیگر امور متعلقہ ... جاری ہے - مینجر

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا +

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود ؑ بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین - پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہیں +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر پرچہ پورے معنوں کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار ہے جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے - قادیان سے طلوع ہوا -

ملفوظات حضرۃ مسیح آخر الزمان

ایمان کی تعریف اور آیات محکمات اور متشابہات کی لطیف اور بر محل تفسیر

گذشتہ اشاعت سے آگے دیکھو صفحہ ۳۷۴

یہ بات نہایت کار آمد اور یاد رکھنے کے لائق تھی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مامور ہو کر آتے ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی یا محدث اور مجدد ان کی نسبت جو پہلی کتابوں میں یا رسولوں کی معرفت پیشگوئیاں کیجاتی ہیں ان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ علامات جو ظاہری طور پر وقوع میں آتی ہیں اور ایک متشابہات جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ پس جن کے دلوں میں زیغ اور کجی ہوتی ہے وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں اور طالب صادق بینات اور محکمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہود اور عیسائیوں کو یہ ابتلا پیش آچکے ہیں۔ پس مسلمانوں کے اولی الابصار کو چاہیئے کہ اُن سے عبرت پکڑیں اور صرف متشابہات پر نظر رکھکر تکذیب میں جلدی نہ کریں اور جو باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کھل جائیں اُن سے اپنی ہدایات کے لئے فائدہ اٹھاویں یہ تو ظاہر ہے کہ شک یقین کو رفع نہیں کر سکتا۔ پس پیشگوئیوں کا وہ دوسرا حصہ جو ظاہری طور پر ابھی پورا نہیں ہوا وہ ایک امر شکی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ایلیا کے دوبارہ آنے کیطرح وہ حصہ استعارہ یا مجاز کے رنگ میں پورا ہو گیا ہو مگر انتظار کرنیوالا اس غلطی میں پڑا ہو کہ وہ ظاہری طور پر کسی دن پورا ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض احادیث کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں کیونکہ احادیث کے الفاظ وحی متلو کی طرح نہیں اور اکثر احادیث احاد کا مجموعہ ہیں اعتقادی امر تو الگ بات ہے جو چاہو اعتقاد کرو مگر واقعی اور حقیقی فیصلہ یہی ہے کہ احاد میں عند العقل امکان تغیر الفاظ ہے چنانچہ ایک ہی حدیث جو مختلف طریقوں اور مختلف راویوں سے پہونچتی ہے اکثر ان کے الفاظ اور ترتیب میں بہت سا فرق ہوتا ہے حالانکہ وہ ایک ہی وقت میں ایک ہی منہ سے نکلی ہے۔ پس صاف سمجھ آتا ہے کہ چونکہ اکثر راویوں کے الفاظ اور طرز بیان جدا جدا ہوتے ہیں اس لئے اختلاف پڑ جاتا ہے اور نیز پیشگوئیوں کے متشابہات کے حصہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض واقعات پیشگوئیوں کے جنکا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اور شخص کے واسطے سے ظاہر ہوں جیساکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپکے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے اور آنجناب نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لئے عالم وحی میں حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ دھوکہ کھانے والے اسی مقام پر دھوکہ کھاتے ہیں وہ اپنی بدقسمتی سے پیشگوئی کے ہر ایک حصہ کی نسبت یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ظاہری طور پر ضرور پورا ہوگا اور پھر جب وقت آتا ہے اور کوئی مامور من اللہ آتا ہے تو جو جو علامتیں اُس کے صدق کی نسبت ظاہر ہو جاتی ہیں ان کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور جو علامتیں ظاہری صورت میں پوری نہ ہوں یا ابھی اُن کا وقت نہ آیا ہو ان کو بار بار پیش کرتے ہیں۔ ہلاک شدہ امتیں جنہوں نے سچے نبیوں کو نہیں مانا ان کی ہلاکت کا اصل موجب یہی تھا اپنے زعم میں تو وہ لوگ اپنے تئیں بڑے ہوشیار جانتے رہے ہیں مگر ان کے اس طریق نے قبول حق سے ان کو بے نصیب رکھا۔

یہ عجیب ہے کہ پیشگوئیوں کی نافہمی کے بارہ میں جو کچھ پہلے زمانہ میں یہود اور نصاریٰ سے وقوع میں آیا اور انہوں نے سچوں کو قبول نہ کیا۔ ایسا ہی میری قوم مسلمانوں نے میرے ساتھ معاملہ کیا یہ تو ضروری تھا کہ قدیم سنت اللہ کیموافق وہ پیشگوئیاں جو مسیح موعود کے بارے میں کی گئیں وہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوں یعنی ایک حصہ بینات کا جو اپنی ظاہر صورت پر واقع ہونے والا تھا اور ایک حصہ متشابہات کا جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں تھا۔ لیکن افسوس کہ اس قوم نے بھی پہلے خطاکار لوگوں کے قدم پر قدم مارا اور متشابہات پر اڑ کر اُن بینات کو رد کر دیا جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئی تھیں۔ حالانکہ شرط تقویٰ یہ تھی کہ پہلی قوموں کے ابتلاؤں کو یاد کر کے متشابہات پر زور نہ مارتے اور بینات سے یعنی ان باتوں اور ان علامتوں سے جو روز روشن کی طرح کھل گئی تھیں فائدہ اٹھاتے۔ مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں پیش کی جاتی ہیں جن کے اکثر حصے نہایت صفائی سے پورے ہو چکے ہیں تو نہایت لاپرواہی سے اُن سے منہ پھیر لیتے ہیں اور پیشگوئیوں کی بعض باتیں جو استعارات کے رنگ میں تھیں پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حصہ پیشگوئیوں کا کیوں ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا۔ اور بارہا ہم جب پہلے مکذبوں کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے بعینہٖ اُن لوگوں کی طرح واقع شدہ علامتوں پر نظر نہ کی اور متشابہات کا حصہ جو پیشگوئیوں میں تھا اور استعارات کے رنگ میں تھا اُسکو دیکھکر کہ وہ ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا حق کو قبول نہ کیا۔ تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم ان کے زمانہ میں ہوتے تو ایسا نہ کرتے۔ حالانکہ اب یہ لوگ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ جیساکہ ان پہلے مکذبوں نے کیا۔ جن ثابت شدہ علامتوں اور نشانوں سے قبول کرنے کی روشنی پیدا ہو سکتی ہے اُن کو قبول نہیں کرتے اور جو استعارات اور مجازات اور متشابہات ہیں ان کو ہاتھ میں لئے ہوئے پھرتے ہیں اور عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ باتیں پوری نہیں ہوئیں حالانکہ سنت اللہ کی تعلیم طریق کے موافق ضرور تھا کہ وہ باتیں اس طرح پوری نہ ہوتیں جسطرح ان کا خیال ہے یعنے ظاہری اور جسمانی صورت پر بیشک ایک حصہ ظاہری طور پر اور ایک حصہ مخفی طور پر پورا ہو گیا لیکن اس زمانہ کے متعصب لوگوں کے دلوں نے نہیں چاہا کہ قبول کریں وہ تو ہر ایک ثبوت کو دیکھکر منہ پھیر لیتے ہیں وہ خدا کے نشانوں کو انسان کی مکاری خیال کرتے ہیں۔ جب خدائے قدوس کے پاک الہاموں کو سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انسان کا افترا ہے مگر اس بات کا جواب نہیں دے سکتے کہ کیا کبھی خدا پر افترا کرنے والے کو مفتریات کے پھیلانے کے لئے وہ مہلت ملی جو سچے ملہموں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی؟ کیا خدا نے نہیں کہا کہ الہام کا افترا کے طور پر دعوے کرنے والے ہلاک کئے جائینگے اور خدا پر جھوٹ بولنے والے پکڑے جائینگے؟ یہ تو توریت میں بھی ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائیگا اور انجیل میں بھی ہے کہ جھوٹا جلد فنا ہوگا اور اس کی جماعت متفرق ہو جائے گی۔ کیا کوئی ایک نظیر بھی ہے کہ جھوٹے ملہم نے جو خدا پر افترا کرنیوالا تھا ایام افترا میں وہ عمر پائی جو اس عاجز کو ایام دعوت الہام میں ملی؟ بھلا اگر کوئی نظیر ہے تو پیش تو کرو۔ میں نہایت پرزور دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا کی ابتدا سے آج تک ایک نظیر بھی نہیں ملے گی پس کیا کوئی ایسا ہے کہ اس محکم اور قطعی دلیل سے فائدہ اٹھاوے اور خدا تعالےٰ سے ڈرے؟ میں نہیں کہتا کہ بت پرست عمر نہیں پاتے یا دہریہ یا انا الحق کہنے والے جلد پکڑے جاتے ہیں کیونکہ ان غلطیوں اور ضلالتوں کی سزا دینے کے لئے دوسرا عالم ہے لیکن میں یہ

کہتا ہون کہ جو شخص خدا تعالیٰ پر الہام کا افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ الہام مجہ کو ہوا حالانکہ جانتا ہے کہ وہ الہام اس کو نہین ہوا وہ جلد پکڑا جاتا ہے اور اس کی عمر کے دن بہت تہوڑے ہوتے ہین قرآن اور انجیل اور توریت نے یہی گواہی دی ہے۔ عقل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ اور اس کے مخالف کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہین کر سکتا اور نہین دکھلا سکتا کہ کوئی جہوٹا الہام کا دعوےٰ کرنے والا پچیس برس تک یا اٹھارہ برس تک جہوٹے الہام دنیا میں پہیلاتا رہا۔ اور جہوٹے طور پر خدا کا مقرب اور خدا کا مامور اور خدا کا فرستادہ اپنا نام رکھا۔ اور اس کی تائید میں سالہائے دراز تک اپنی طرف سے الہامات تراش کر مشہور کرتا رہا اور پہر وہ باوجود ان مجرمانہ حرکات کے پکڑا نہ گیا۔ کیا امید کیجاتی ہے۔ کہ کوئی ہمارا مخالف اس سوال کا جواب دیسکتا ہے؟ ہرگز نہین ان کے دل جانتے ہین کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہین مگر پہر بھی انکار سے باز نہین آتے بلکہ بہت سے دلائل سے اُن پر حجت وارد ہو گئی مگر وہ خواب غفلت مین سو رہے ہین ✦

۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

الہام انی معی الرحمٰن (مین خدا کی باڑ ہون) ۔فرمایا یہ خطاب میری طرف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعدا طرح طرح کے منصوبے کرتے ہو وینگے ایک شعر بھی اس مضمون کا ہے۔

اے آنکہ سوئی من بدویدی بہ صد تبر
از باغبان بترس کہ من شاخ مثمرم

بعث بعد الموت اور امور خوارق عادت حضرت مولانا نورالدین صاحب نے خدمت والا مین عرض کی کہ عزیر کے قصہ کی بابت ایک دفعہ حضور نے ارشاد فرمایا تہا کہ وہ واقعہ بعث بعد الموت مین انہون نے دیکہا۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد ایک بعث ہوتا ہے جیسے کہ حدیث مین ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ خدا سے بہت ڈرتا تہا لیکن خدا کے قدرتون کا اُسے علم نہ تہا تو اس نے وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن تو مجہے جلا دینا اور میری خاک کو دریا مین ڈالدینا تاکہ میرے اجزاء ایسے منتشر ہو جاوین کہ پہر جمع نہ ہو سکین۔) جب وہ مر گیا تو اس کے ورثاء نے ایسا ہی کیا لیکن خدا نے اُسے عالم برزخ مین پہر زندہ کیا اور پوچہا کہ کیا تو اس بات کو نہ جانتا تہا کہ ہم تیرے اجزاء کو ہر ایک مقام سے جمع کر سکتے ہین اور تجہے ہماری قدرتون کا علم نہ تہا اس نے بیان کیا کہ چونکہ مجہے اپنے گناہون کی سزا کا خوف تہا اس لئے مین نے یہ تجویز کی تہی آخر اس خوف کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے تم سے بخشدیا تو یہ بھی ایک قسم کی بعثت ہے جو کہ قبل قیامت ہوتی ہے اسی خیال پر مین نے کہا ہوگا۔ مرنے کے بعد ایک ایسی حالت مین بھی انسان پڑتا ہے کہ اسے اپنے وجود کی خبر نہین ہوتی یہ ایک نوم کی قسم سے ہوتی ہے۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے جو شہادت سے اول یہ کہا تہا کہ ۶ دن بعد زندہ ہو جاؤنگا۔ اس کے معنے بھی یہ ہو سکتے ہین کہ ۶ دن کے بعد میری بعثت ہوگی یہ ہمارا ایمان ہے۔

{عزیر کا قصہ درمیان مین رہ گیا اور اس کی بعثت کا کوئی قطعی فیصلہ نہین ہوا}

فرمایا کہ اسیطرح ہم ہر ایک خارق عادۃ امر پر ایمان لاتے ہین اور اس امر کی ضرورت نہین کہ اس کی تفصیل بھی معلوم ہو بعض وقت ایک آواز آتی ہے لیکن کوئی کلام کرنے والا معلوم نہین ہوتا اس وقت حیرانی ہوتی ہے تو اس وقت کیا کیا جاوے آخر ایمان لانا پڑتا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ ایسے امور مین اکثر انسان کو **عرفان سے پہر ایمان کی طرف عود کرنا پڑتا ہے۔**

حال مین ایک اخبار مین دیکہا گیا کہ ایک شخص نے کہا کہ مین نے ایک ایسی ہانڈی کا پکا ہوا سالن کھایا ہے جو کہ میری پیدائش سے ۳۰ برس پیشتر کی پکی ہوئی تہی جب انسان ہوا وغیرہ سے محفوظ رکھکر ایک شے کو اس قدر عرصہ دراز سے محفوظ رکھ سکتا ہے تو اگر خدا رکھے تو کیا بعید ہے۔

اگر یہ لوگ خوارق عادت کی جزئیات پر اعتراض کرتے ہین تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تو شاید ۳۰۰۰ معجزات ہون گے ہم ان کے ایسے لاکھون خوارق عادت پیش کر سکتے ہین اعتراض کر کے اُن کا کیا جواب دین گے ہم تو ان باتون کو ہر روز مشاہدہ کرتے ہین اور خدا تعالےٰ کی قدرت کے تصرفات دیکہتے ہین یہ کہان تک اعتراض کرین گے **خدا شناسی کا مزا یہی ہے کہ ہر ایک قسم کی قدرت کا جلوہ نظر آوے** ✦

آریون کا خدا اور ان کی معذرت آریون کے خدا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کہ کسی کے ہاتھ مین ہڈی ہوتی ہے خدا کی قدرتون پر ان کو ایمان نہین ہے اور جب یہ نہ ہوا تو پہر اس سے نہ خوف ہوا نہ طمع نہ محبت نہ عبادت۔ ان کے لئے یہ جواب کافی ہے کہ جیسے ایک اندہے آدمی کے نزدیک ہر ایک رویت قابل اعتراض ہوتی ہے ویسے ہی وہ بھی ان باتون کے محسوس کرنے سے معذور ہین کیونکہ ہر ایک شے کی حس الگ الگ ہے جیسے آنکہ کی حس ہے تو اس سے کان کوئی فائدہ نہین پا سکتا اور ناک کی حس کو آنکہ نہین شناخت کر سکتی ایسے ہی ایک انسان جو کہ اعلیٰ قسم کے قوےٰ لیکر آیا ہے اور اسے امور ماوراء العقل کو محسوس کرنے کی قوت دی گئی ہے تو جو وہ دیکہتا ہے اگر دوسرے نہ دیکہین تو سوائے اعتراض کے اور کیا کر سکتے ہین۔ آریون کی مشابہت اس شخص سے ہو سکتی ہے جس کی ایک آنکہ یا کان نہ ہو اور وہ دوسرے کی آنکہ کان دیکہکر اعتراض کرے وہ لوگ ان باتون سے محروم ہین اس لئے اعتراض کرتے ہین۔

اسپر مولانا نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور متکلمین اس طرف بھی گئے ہین کہ خدا کی صوت آواز وحروف کوئی نہین اور اسی لئے انہون نے الہام کو اسباب عقل سے نہین مانا فیج اعوج زمانہ تہا اس لئے لوگ محجوب رہے ✦

۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۳ء

ظہر کے وقت حکیم آل محمد صاحب تشریف لائے اور حضرت اقدس علیہ السلام سے نیاز حاصل کیا اور عرض کی کہ امروہہ مین میرا یہی کام رہا ہے کہ اس سلسلہ الٰہی کی تبلیغ کرون اور اسی خدمت مین میری جان نکل جاوے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس سے بڑہکر اور کیا دینی خدمت ہوگی مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چہوڑنا ضرور ہی ہے مگر کیا عمدہ موت ہے جو خدمت دین مین آوے ✦

شام کی نماز کے بعد چند ایک احباب نے بیعت کی ✦

ایک نوجوان صاحب نے آکر حضرۃ اقدس سے ملاقات کی اور عرض کی کہ مین کچہ عرض کرنا چاہتا ہون اگر اجازت ہو۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہو۔

تب انہون نے ایک رؤیا اپنی سنائی جو کہ عرصہ ڈہائی سال کا ہوا دیکہی تہی اس مین ان کو بتلایا گیا تہا کہ حضرت عیسیٰ آگئے ہوئے ہین اور وہ مرزا قادیان والے ہین پہر اس کی تائید مین انہون نے اور چند خوابین دیکہی تہین وہ بھی سنائین۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ ایک دوسرے

کی تائید میں ہیں اس اثنا میں جوشیلے نوجوان یہ بھی بول اٹھے کہ جب تک میرا دل تسلی نہ پکڑے گا نہ مانوں گا اور بیعت نہ کروں گا چونکہ ان کلمات سے خدا کے انعامات واکرام کی ناقدر شناسی مترشح ہوتی تھی اس پر خدا کے برگزیدہ نے فرمایا۔

خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلا پیش آتا ہے ہماری شریعت میں طلب اسباب حرام نہیں ہے ان پر بھروسہ اور توکل ضرور حرام ہے اس لئے کوشش کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں قسم کھاتا ہے والمدبرات امرا سو اس کے خدا پر توکل اور دعا کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

سعید آدمی جلد باز نہیں ہوتا اور نہ وہ خدا سے جلد بازی کرتا ہے خدا کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک امر بتدریج ہوتا ہے۔ آج تم تخم ریزی کرو تو وہ آہستہ آہستہ ایک دانہ سے ایک درخت بن جاوے گا آج اگر رحم میں نطفہ پڑے تو وہ آخر نو ماہ میں جا کر بچہ بنیگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب بدلا دیا جاویگا۔ سنت اللہ کی اتباع انسان کو کرنی چاہئے جب تک خدا خود رشد اور ہدایت نہ دے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا انبیاء کی صحبت میں کس کس قدر لوگ رہتے تھے مگر سب ایک وقت ایمان نہیں لائے۔ کوئی کسی وقت کوئی کسیوقت آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ایک شخص تھا اس نے آپ کا مبارک زمانہ دیکھا مگر ایمان نہ لایا پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا ...پھر بھی ایمان نہ لایا اس سے وجہ پوچھی گئی تو بتلایا کہ کچھ میری شبہات باقی تھی اور کچھ آثار پورے ہونے والے تھے چونکہ اب وہ پورے ہوئے ہیں اس لئے اب میں ایمان لایا ہوں

لیکن یہ اس کی غلطی تھی

خدا نے مومنوں کے مختلف طبقات پیدا کئے ہیں لیکن ان میں سے وہ لوگ بہت تعریف کے قابل ہیں جو کسی راستباز کو چہرہ دیکھکر شناخت کر لیتے ہیں۔

ایمان لانے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں ایک تو وہ جو چہرہ دیکھکر ایمان لاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نشان دیکھکر مانتے ہیں۔ تیسرا ایک ارذل گروہ جب ہر طرح سے غلبہ حاصل ہو جاتا ہے اور کوئی وجہ ایمان بالغیب کی باقی نہیں رہتی تو اس وقت ایمان لاتے ہیں جیسے فرعون کہ جب غرق ہونے لگا تو اس وقت اقرار کیا۔

عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ غافل رہکر اس بات کی انتظار کرنی کہ خدا خود خبر دیوے یہ نادانی ہے۔ اب تو خود وقت ہی ایسا ہے کہ انسان خود سمجھ سکتا ہے دیکھنا چاہئے کہ اسلام کی کیا حالت ہے کیا ظاہری اور کیا باطنی طور پر صلیبی مذہب غالب ہو گیا ہے تو کیا اب ان وعدوں کے رو سے جو کہ قرآن میں ہیں یہ وقت نہ تھا کہ خدا اپنے دین کی مدد کرتا۔ اس کے علاوہ مدعی اور اس کے دعوے کے دلائل کو دیکھے اور غور کرے۔ جو بیاسہ ہے وہ دور رہکر کوئیں سے یہ کہے کہ پانی میرے منہ میں خود بخود آجاوے یہ نادانی ہے اور ایسا شخص خدا کی بے ادبی کرتا ہے۔

متقی کی تعریف اور ایمان کی فلاسفی

تقوےٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے۔ ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب کہ جو شخص تقوی اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے الم ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ و مما رزقناھم ینفقون۔ ایمان بالغیب کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا سے اڑ نہیں باندھتے بلکہ جو بات پردہ غیب میں ہو اس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان یہ خیال رکھے کہ آفتاب کی طرح ہر ایک ایمانی امر اس پر منکشف ہو جاوے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بتلاؤ کہ اس کے ثواب حاصل کرنے کا کونسا موقع ملا۔ کیا ہم اگر آفتاب کو دیکھکر کہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے تو ہم کو ثواب ملتا ہے ہرگز نہیں۔ کیوں صرف اس لئے کہ اس میں غیب کا پہلو کوئی بھی نہیں لیکن جب ملائکہ خدا اور قیامت وغیرہ پر ایمان لاتے ہیں تو ثواب ملتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ ان پر ایمان لانے میں ایک پہلو غیب کا پڑا ہوا ہے۔ ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو اور طالب حق چند قرائن صدق کے لحاظ سے ان باتوں کو مان لے۔

اور مما رزقناھم ینفقون کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ان کو عقل۔ فکر۔ فہم۔ فراست اور رزق اور مال اور وغیرہ عطا کیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں اس کے لئے صرف کرتے ہیں۔ یعنی فعل کے ساتھ بھی کوشش کرتے ہیں پس جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے سورہ فاتحہ میں بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین یاد رکھو کہ جو شخص پوری فہم اور عقل اور زور سے تلاش نہیں کرتا وہ خدا کے نزدیک ڈھونڈنے والا نہیں قرار پاتا اور اس طرح سے امتحان کرنیوالا ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

لیکن اگر وہ کوششوں کے ساتھ دعا بھی کرتا ہے اور پھر اسے کوئی لغزش ہوتی ہے تو خدا اسے بچاتا ہے اور جو آسائی تن کے ساتھ دروازہ پر آتا ہے اور امتحان لیتا ہے تو خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہے۔ ابوجہل وغیرہ کو آنحضرت صلعم کی صحبت تو نصیب ہوئی اور وہ کئی دفعہ آپ کے پاس آیا بھی لیکن چونکہ آزمائش کے طور آتا رہا اس لئے گر گیا اور اسے ایمان نصیب نہ ہوا۔

بیعت ہم پر احسان نہیں

اگر کوئی شخص بیعت کر کے یہ خیال کرتا ہے کہ ہم پر احسان کرتا ہے تو یاد رکھے کہ ہم پر کوئی احسان نہیں بلکہ یہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس نے یہ موقعہ اسکے نصیب کیا سب لوگ ...... ایک ہلاکت کے کنارہ پر پہونچ چکے تھے دین کا نام و نشان نہ تھا اور تباہ ہو رہے تھے خدا نے ان کی دستگیری کی (کہ یہ سلسلہ قائم کیا) اب جو اس مائدہ سے محروم رہتا ہے وہ بے نصیب ہے لیکن جو اس کی طرف آوے اسے چاہئے کہ اپنی پوری کوشش کے بعد دعا سے کام لیوے جو شخص اس خیال سے آتا ہے کہ آزمائش کرے کہ فلاں سچا ہے یا جھوٹا وہ ہمیشہ محروم رہتا ہے آدم سے لیکر اس وقت تک کوئی ایسی نظیر نہ پیش کر سکو گے کہ فلاں شخص فلاں نبی کے پاس آزمائش کے لئے آیا اور پھر اسے ایمان نصیب ہوا ہو۔ پس چاہئے کہ خدا کے آگے رو وے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر گریہ وزاری کرے کہ خدا اسے حق دکھا دے۔ وقت خود ایک نشان ہے اور وہ بتلا رہا ہے کہ اس وقت ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اب وقت آزمائش اور امتحان کا ہرگز نہیں ہے اگر کوئی نہیں مانتا تو بتلاوے کہ ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے کہیں اگر صدہا آدمی انکار کر کے تباہ ہوئے تو بتلاؤ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا بگاڑ لیا ایک مرتد ہوتا سو خدا سو اور دے آتا۔ کیا یہ غور کی بات نہیں کہ اگر ہمارا کارخانہ خدائی نہ ہوتا تو یہ آج تک کب کا تباہ ہو جاتا۔ ایک وہ وقت تھا کہ میں اکیلا پھرتا تھا اور اب وہ وقت ہے کہ دو لاکھ سے زیادہ آدمی میرے ساتھ ہیں۔ آج سے ۲۲-۲۳ برس پیشتر اس نے بتلایا جو کہ براہین میں درج ہے کہ میں تجھے

قرائن مرجحہ کو دیکھیں نہ یہ چاہیں کہ سب کچھ انکشاف ہو جاوے تو پھر اسے ثواب کس بات کا۔ وہ تو ایمان ہی نہیں ہے جس میں پردہ نہیں ہے اس لئے خدا فرماتا ہے ... نشانوں کو دیکھکر ایمان لانے ... زمانہ کی ضرورت کیا تقاضا کرتی ہے وہ ایک مصلح کو چاہتی ہے کہ نہیں۔ پھر ان وعدوں پر نظر ... تائید کے خدا نے ہم سے قبل ...

قادیان مین ڈاک کی سہولت

احمدی احباب کو یہ امر سنکر ضرور خوشی ہوگی کہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء سے محکمہ ڈاک کا انتظام خاص قادیان کے لئے تبدیل کیا گیا ہے اس سے پیشتر یہ دستور رہتا کہ جو چٹھی آج صبح ڈاکخانہ مین ڈالی جاوے وہ دوسرے دن شام کو لاہور مین تقسیم ہوتی تھی اور ۹ بجے صبح کو صرف ایک دفعہ ڈاک جاتی تھی اور جو خط آج آئے تھے ان کا جواب تیسرے دن لوگون کو ملتا تھا یہ بھی اس حالت مین کہ ۹ بجے سے پیشتر خط ڈاک مین پڑجاوے باہر کی آئی ہوئی ڈاک ۴ بجے تقسیم ہوتی تھی۔

مگر اب شروع جنوری سے یہ انتظام ہوا ہے کہ ہر روز صبح کو ۸ بجے باہر کی ڈاک قادیان مین پہونچ جاوے اور ہر روز ۳ بجے شام کو قادیان سے روانہ ہووے۔ اس طرح آج کی وصول شدہ ڈاک کا جواب گویا دوسرے دن یعنی کل لوگون کو مل جایا کریگا ۔

ڈاک کے اس انتظام کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب کی خدمات واقعی قابل قدر ہین جنہون نے متواتر حکام کو اس کی طرف توجہ دلائی ۔

خدا تعالےٰ جب ایک ویران جگہ کو آباد کرنا چاہتا ہے اور اس کی رحمت وہان کے خاص بندون کے شامل حال ہوتی ہے تو وہ خود اس کے سامان مہیا کرتا ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ شاذ و نادر لوگ قادیان کے نام سے واقف تھے اور اب ایک وہ وقت ہے کہ کل یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا کی آنکھین اس کی طرف لگی ہوئی ہین بچہ بچہ پنجاب کا اس کے نام سے واقف ہے اور دن بدن مطبعون اور رسالون اور اخبارون کی کثرت ہوتی جاتی ہے ہم امید کرتے ہین کہ جیسے محکمہ ڈاک نے ڈاک کی آمد و روانگی کی اصلاح کی ہے ویسے ہی دوسرے حکام بورڈ وغیرہ بھی اس کی صفائی اور کوچہ بندی وغیرہ کی طرف متوجہ ہون گے۔ اور وہ سڑک کا ٹکڑا جو قادیان کی طرف آتا ہے اور نہایت خطرناک حالت مین ہے اس کی طرف خاص توجہ مبذول فرمادین گے ۔

مولوی عبد اللطیف صاحب شہید
اور
پیسہ اخبار

بدین عقل و دانش بباید گریست

ناظرین پر یہ واضح ہے کہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر منجملہ ان ٹھیکہ دارون کے ہے جنہون نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے قلم سے خواہ کوئی ہی بات کیسی حق و حکمت کی نکلے۔ مگر جب تک یہ اس پر اپنی نیش زنی نہ کرلے اسے چین ہی نہین آتا۔ خدا معلوم یہ مرض اسے کہان سے لگ گیا۔ کرزن گزٹ اور بعض دوسرے اخبارات کی تحریرین واقعی درست معلوم ہوتی ہین کہ محبوب عالم صاحب کچھ عرصہ عیسائی بھی رہ چکے ہین اور میری رائے...... یہ ہے کہ یہ مرض ان کو اسی زمانہ کا لاحق ہوا ہوا ہے کیونکہ انسان کو خدا ماننے والون کے دماغون کو جب کبھی پرکھا گیا ہے تو ان مین یہ نقص ضرور پایا گیا ہے کہ حق اور حکمت کی موٹی سی موٹی بات بھی ان کی سمجھ مین نہین آیا کرتی باوجود دیکھنے کے نہین دیکھتے اور سننے کے نہین سنتے خدا تعالیٰ اس بیچارے پر رحم کرے اور ان مرضون سے نجات دے۔ ہماری رائے مین اس خللِ دماغ کا علاج اسے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کے شربت سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے اسی امر کا تقاضا کیا ہے کہ مسیحی قوم جو موسوی مسیح کی تعلیم سے گم گشتہ ہوئی ہے وہ پھر مسیح موعود کی تعلیم سے راہِ راست پر آوے۔ پس محبوب عالم صاحب کو بھی چاہئے کہ جو زخم ان کو عیسوین کا مذہب اختیار کرنے سے لگا ہے اور جو صدمہ ان کے دماغ کو پہونچا ہے اس کا علاج بھی حضرۃ مسیح موعود سے ہی کرا دین کیا عجب ہے کہ خدا تعالےٰ اسے شفا عطا کرے ۔

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اندنون ایک تصنیف حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی واقعہ شہادت کی نسبت تصنیف فرمائی ہے اور اشاعت اور تبلیغ کی نیت سے ہم نے اس کا ضروری حصہ اخبار البدر مین درج کیا تھا اس کے حوالہ سے ایڈیٹر پیسہ اخبار نے اپنی عادت کے موافق ایک نیش زن ریمارک کیا ہے جس سے یہ مثل بالکل صادق آتی ہے کہ آسمان کا تھوکا منہ پر آوے۔ ایڈیٹر صاحب کے استنباط اور تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید مرحوم کی واقعہ موت کی نسبت حضرت اقدس نے جو لفظ شہادت اور نیز خود ان کی نسبت لفظ شہزادہ وغیرہ کا استعمال کیا ہے وہ ان کو زہر مین بجھے ہوئے تیر کی طرح لگا ہے چنانچہ شہادۃ کی نسبت وہ لکھتا ہے —

”دو کہ اس سے امیر صاحب کی بیدالضافۃ پیڑ و ہی ثابت ہوتی ہے کہ انہون نے اتنی مرتبہ جان بچانے کی کوشش کی اور اگر ملا عبد اللطیف نے ایک دفعہ بھی علمائے کابل کو یہ باور کرنے کا موقعہ دیا کہ وہ اسلام کے طریقہ سے منحرف ہے تو انہون نے سلطنت کے مذہب کے احکام کے مطابق اسے سنگسار کرنا ضروری سمجھا“

باقی کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱ جلد ۳ ۱۹۰۴ء)

سر الشہادتین
فی بیان ذبح الشاتین

یہ ایک عجیب و غریب رسالہ ہے جو کہ فاضل امروہی حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کی قلم سے نکلا ہے اس مین آپنے قرآن کریم سے شہید مرحوم شہزادہ عبد اللطیف صاحب کی بیعت حضرت مسیح موعود سے اور واقعہ شہادۃ کو بڑے دلائل سے ثابت کرکے دکھلایا ہے اور بالکل ایک نئی طرز سے تمام اہل اسلام اور اہالیان افغانستان پر اتمام حجت کیا ہے۔ چھوٹی تقطیع پر جوانا لہ اور ہام اول ایڈیشن کی ہے چھپ رہا ہے قیمت بلحاظ حجم دو آنہ یا اس سے کم ہوگی۔ جو لوگ تبلیغ اور اتمام حجت کے لئے...... زیادہ جلدین خریدین گے ان کو خاص رعایت دی جاوے گی ۔

درخواستین بہت جلد بنام مینیجر البدر آنی چاہئین

مینیجر

کسر صلیب

یسوع کے پجاریون کا ایک نیا دجل

آجکل کے پادریون کے ہتھکنڈون پر جس قدر نظر ڈالی جاتی ہے تو اسی قدر قرآن کریم کی صداقت کھلتی ہے کہ اس نے ان کا نام ضالین رکھنے مین کس قدر اعجاز رکھا ہے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واقعہ صلیب کے کچھ عرصے کے بعد ہی ان لوگون نے چالبازیون سے کام لینا شروع کیا۔ انجیل کو محرف و مبدل کیا حضرت مسیح کے بجائے یسوع نامی ایک فرضی نام مقرر کر کے اُسے آسمان پر بٹھا دیا اور صراط مستقیم سے جو ان کا قدم بھٹکا تو اس کے بعد پھر کہین نہ جما اور جھوٹ پر جھوٹ اور افترا پر افترا ان کے ہاتھون کا ایک کرتب ہو گیا یہ ایک قانون قدرت ہے کہ جب انسان یا کوئی قوم ایک معصیت کی مرتکب ہوتی ہے اور اس کے دل مین اس سے باز آنیکا ارادہ نہین ہوتا تو پھر وہ اسی معصیت کے دلدل مین دن بدن دھنستا چلا جاتا ہے اور جب تک اس کا سچا رجوع نہ ہو خدا تعالیٰ اسے اس مین سے نکلنے کی توفیق نہین دیتا۔ اسیطرح چونکہ ان لوگون نے جھوٹ اور دھوکہ دہی کو اپنا حال اور قال بنا لیا ہے اور اسکو چھوڑنا پالیسی کے برخلاف سمجھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے ان کو چشم بینا اور ذہن رسا عطا نہ کیا حتیٰ کہ آج اس پر دو ہزار برس کے قریب ہو چلے ہین اور اُن کی اُس حالت کے لحاظ سے ان کا نام ضالین رکھا گیا اور ان کی کرتوتون کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دجال کے نام سے یاد کیا ان دنون مین جب کہ حضرت مسیح کی موت دلائل بینات سے ثابت ہو گئی حتیٰ کہ آپکی قبر کا پتہ بھی کشمیر مین لگ گیا تو اب اپنے فرضی خدا کو مردہ پاکر پادری صاحبان کو یہ دجل سوجھا ہے کہ عوام الناس کو دھوکہ دیکر اس کی واہمہ زندگی کا خیال پھر اور نہین تو چند دنون کے واسطے ہی دماغون مین جما دیا جاوے چنانچہ پادری وائٹ برنخت صاحب جو لاہور مین ریورنڈ یعنی مقدس کے نام سے موسوم ہین۔ قبر مسیح کے متعلق ان کی کچھ عرصے سے تحریرین اپی تھین ..... ایک یسوعی اخبار مین نکلتی ہین جن کا دندان شکن جواب قادیان سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رکن اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے اور مخلص خادم عالیجناب ماسٹر شیر علی صاحب کی طرف سے شائع ہوتے رہے اب جب کہ پادری صاحب نے دیکھا کہ براہین ساطعہ اور حجج نیرہ کے آگے کوئی پیش نہین چل سکتی تو اپنے موروثی دجل کی ایک نئی چال چلے ہین اور قبر کی تحقیقات کے متعلق لکھتے ہین "کہ قبر پر جو لوگ موجود تھے وہ یوز آسف کے لفظ پر اڑتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ لفظ ان کے لئے نیا ہو اور کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا صاحب کے مریدون نے آکر یہ نام ان لوگون کے دل پر بٹھا دیا ہے" مالاً اس کے ثبوت مین پادری صاحب یہ لکھنا شاید بھول گئے ہین کہ اس نئے نام کے ورد کروانے کے لئے آیا کچھ نہ کچھ لالچ بھی دیا گیا تھا کہ نہین۔ یا وہ لوگ چونکہ مرزا صاحب کے مرید تھے اس لئے انہون نے اپنی پرانی یادداشت اور مروجہ نام کو اپنے پیر کی خاطر ترک کر دیا۔ پھر پادری صاحب لکھتے ہین کہ قبر کے متعلق جو نام پڑوسی بہت جلدی سے بیان کرتے تھے وہ سید نصیر الدین کا نام ہے لیکن ساتھ ہی دبی زبان سے یہ الفاظ بھی ان کی قلم سے نکل گئے ہین کہ مین ان کی شہادت کو بالکل یقینی خیال نہین کرتا لیکن چونکہ ان الفاظ سے دجل مین نقص رہتا ہے پھر لکھتے ہین کہ میری رائے مین اغلباً اس مدفون ولی کا نام سید نصیر الدین ہے اور اس نام کو مین اختیار کرتا ہون۔

پادری صاحب۔ شرم شرم شرم۔ بھلا یہ بھی کوئی استدلال ہے اور پھر اس استدلال کے مقابل جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اصحاب نے تواریخ کے حوالے سے دیا ہے کیا انہون نے صرف اپنی اٹکل رائے پر ہی اسے مسیح کی قبر یقین کیا ہے یا کہ ایسے شواہد عقلی اور نقلی بہم پہونچائے ہین جس سے کسی عاقل کو انکار نہین بجز ان کمزور دماغون کے جو انسان کو خدا تسلیم کرتے ہین۔

یہ دجل ہے جسے اس وقت پادریون نے گھڑا ہے جس سے عوام الناس کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ لیکن ایسے وقت مین جب کہ حق کا نقارہ بج رہا ہے اور الحق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر الباطل دجل نصاریٰ کو پاش پاش کر دیا ہے اس کی کیا بنیاد ہے کہ قائم رہ سکے ہان یہ ضرور ہے کہ کچھ دن کے لئے پادری صاحب ضرور خوش ہو گئے ہون گے۔ اس دجل کی حقیقت یہ ہے جسے ایک چٹھی کے ذریعہ سے عالی جناب شیر علی صاحب نے ریویو مین کھولا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کے اندر اصل مین دو قبرین ہین ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی بیان کی جاتی ہے لیکن پادری صاحب نے عوام الناس کی آنکھون پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ ذکر نہین کیا کہ وہان دو قبرین ہین اور صرف دھوکہ سے یہ دکھانا چاہا ہے کہ وہان ایک ہی قبر ہے حالانکہ وہ ابھی ایک سابقہ چٹھی مین تحریر کر چکے ہین "کہ اس مقبرہ مین دو قبرین ہین ایک بڑی اور دوسری چھوٹی اور ایک بوڑھے شخص نے جو وہان کا متولی تھا بیان کیا کہ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی جو اس جگہ کا ایک پیر تھا جسکو مرے ہوئے دو سو برس ہوئے" پادری صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ مقبرہ ضرور نبی یوز آسف کے نام سے ہی ابتدا سے مشہور ہونا چاہئے کیونکہ بڑی قبر میت کی عظمت اور شان پر دلالت کرتا ہے اور نیز وہ پہلی قبر ہے جو کہ اس مقبرہ مین تعمیر ہوئی اور اس کے نام سے یہ مشہور ہوا۔ پادری صاحب نے اپنی چٹھی مین صرف یہی ترک دیانت نہین کیا بلکہ اور بھی بہت کچھ کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اہل سری نگر کو یوز آسف کے نام کا کوئی علم نہ تھا۔ ہمین پادری صاحب پر کمال افسوس ہے کہ انہون نے دوسری چٹھی شائع کر کے ناحق اپنی قلعی کھلوائی اور یہ یاد نہ رکھا کہ اول کیا شائع کر چکے تھے۔

وی پی کی اطلاع

جن صاحبون کا سال ۳۱ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ختم ہوتا ہے ان کے نام ۸ جنوری کا اخبار ..... وی پی کیا جاوے گا جو صاحب قیمت بذریعہ منی آرڈر یا خود قادیان مین آکر ادا کرنا چاہین وہ ۵ جنوری سے پہلے اطلاع دین تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے۔

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسدس دعائیہ

در مدحت اعلیحضرت مرشدنا و امامنا جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از

حکیم سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق و رسالہ صبح صادق و سابق میونسپل کمشنر اٹاوہ

یکے از غلامان مسیح موعود

مسلمانون کے حق مین عین رحمت ہے تو اے احمد
بہار گلشن قومی مسرت ہے تو اے احمد
کلید گنج دانائی و حکمت ہے تو اے احمد
خدائے پاک کی اک خاص قدرت ہے تو اے احمد
بھلا پھر کیوں نہ حسن بخش تیز کر ساز سامان ہون
بجا ہے تجھ پہ گر ہم اپنی جان و دل سے قربان ہون

ہمارا فرض یہ ہے تجھکو اپنا پیشوا سمجھین
یقین ہم مقتدی اور تجھکو اپنا مقتدا سمجھین
جو منزل دین کی ہے اس کا تجھکو رہنما سمجھین
غرض ہم قوم کی کشتی کا تجھکو ناخدا سمجھین
لگا دین زور سب ملکر کہ بیڑا پار ہو اپنا
زمانہ ہو موافق اور مقدر یار ہو اپنا

کرین تیری مدد ہم ہر طرح سے زور سے زر سے
کہ بیہ باران رحمت تفضل و حکمت قوم پر برسے
بچین ہم اس قدر بغض و نفاق و فتنہ و شر سے
کہ اٹھ جائے غلغلہ دیوار اور در سے
شمیم خلق سے اپنے رخ عالم کا ہو غازہ
خدا خواہش ہو رسول پاک کی بھی روح ہو تازہ

فلاح قوم کی مفتاح احمد کو جو پاتا ہے
دعائیہ مسدس اس لئے صادق سناتا ہے
پرانے ایشیائی طرز مین جدت دکھاتا ہے
سخندانون کے دل مین اک نیا سکہ بٹھاتا ہے
سنبھل کر بیٹھ جائین اب بزرگان صفا آگین
دعا سنکر بصد اخلاص کہتے جائین سب آمین

صادق کی اپنے لئے دعا

میری شیرین بیانی سے عیان معجز نمائی ہو
صریر کلک گوہر سلک سے عقدہ کشائی ہو
میری زور طبیعت کی جو رفعت آزمائی ہو
براق فکر کو عرش معلی تک رسائی ہو
زبان خلق پر ہو غلغلہ میری فصاحت کا
جہان مین شور برپا ہو مری حسن بلاغت کا

مسیح موعود ؑ کے حق مین دعائے خیر

جگر اور دل جلانے کو ہون جب تک شعلہ دو پیدا
تن میکش ہو گل اور گل سے تا شکل سبو پیدا
جہان مین تا ہون نیک و بد متین و سفلہ خو پیدا
زمین پر ہون پہاڑ اور ان سے تا ہو آبجو پیدا
رخ عالم پہ تیرا مہر دولت جلوہ افگن ہو
ہمائے جاہ و صولت کا تری سر پر نشیمن ہو

نشاط روح کی خاطر ہون جب تک خوش گلو پیدا
مشام جان مین ہو تا گیسوئے مشکین سے بو پیدا
زمانہ مین ہون جب تک فتنہ گر اور صلح جو پیدا
سپہر حسن پر ہون تابان ماہرو پیدا
چراغ عدل تیرا خانۂ گیتی مین روشن ہو
تیرے بازو پہ تائید خداوندی کا جوشن ہو

رہے عالم خموشی کا لب تصویر پر جب تک
فدا اہل سخن ہون خوبی تقریر پر جب تک
رہین جانباز عاشق جوہر شمشیر پر جب تک
گلا کٹتا رہے نخچیر کا تکبیر پر جب تک
جہان مین تیرا خورشید اقبال نور گستر ہو
قمر آسا تیرے اقبال کا تابندہ اختر ہو

رہے وقوف نظم سلطنت تعزیر پر جب تک
مدار علم و فن ہو صنعت تحریر پر جب تک
تیرے رایت کا پرچم زیب فرق چرخ اخضر ہو
سر بدخواہ ہو اور تیری شمشیر دو پیکر ہو

نظر کو روشنی حاصل ہو جب تک رنگ کاہی سے
رہے زینت جہانبانی کو جب تک تاج شاہی سے
نفاق و بغض کو جب تک رہے نسبت تباہی سے
رہے جب تک حبش والون کو ہم رنگی سیاہی سے
رہے بشیر خدا کا زور اس بازوئے صفدر مین
عدو پانی نہ مانگین آب ہو وہ تیری خنجر مین

رہے بادہ کشون کو شوق جب تک پر گناہی سے
رہے تا کاکل شب رنگ کو نسبت سیاہی سے
شرف کعبہ کو جب تک ہو خطاب قبلہ گاہی سے
رہے تا سلسلہ بندون کا درگاہ الٰہی سے
رہے تو سایۂ لطف نبی و حفظ داور مین
تیری ہیبت سے آئے زلزلہ گور سکندر مین

رہے پھولا پھلا جس وقت تک یہ گلشن ہستی
رہے نسل بشر تا خاکدان تیرہ پر بستی
رہے جب تک خراب عشق سے عالم مین سرمستی
رہے تا جنس ناقص کا ملون کی رائے مین سستی
ترے اغیار مقہور و ذلیل و پست ہون ہر دم
ترے احباب صہبائے طرب سے مست ہون ہر دم

رہین جب تک نمایان چرخ پر مہر و مہ و اختر
رہے جب تک جنین برق بطن ابر مین مضطر
بچھائے ماہ تا فرش زمین پر چاندنی گھر گھر
رہین تا رند میکش اور گردش مین رہے ساغر
سدا تجھ سے رہے یہ باو در گلشن شریعت کا
چمن تازہ ہو تیری آبیاری سے طریقت کا

رخ گل پر رہین جب تک عنادل عاشق و شیدا
رہے مخمور جب تک چشم مست نرگس شہلا
کھلائے غنچۂ دل تا نسیم الفت صہبا
رہے لوٹتا ہو کشتی اور فلک پر صورت دریا
عدو کی چشم مین خار الم حسرت کی سوزن ہو
تر و تازہ شگفتہ تیرے امیدون کا گلشن ہو

ہر وقت آب مین اور نار مین جب تک حرارت ہو
رہے تا قند شیرین اور حنظل مین مرارت ... ہو
جہان مین تا متاع نیک اور بد کی تجارت ہو
فروغ سلطنت تا دہر مین رسم سفارت ہو
کرے جاری مٹائے تو اوامر اور نواہی کو
نہ ہو رونق زمانہ مین معاصی اور ملاہی کو

مژہ ہو تا شجر اور اسپہ اشکون سے ثمر پیدا
نگاہ ناز سے جب تک دلون مین ہو اثر پیدا
لبھانے کے لئے ہون تا بتان عشوہ گر پیدا
جہان مین نالۂ عاشق سے ہو تا شور و شر پیدا
فروغ مہر عالمتاب تیرا روئے انور ہو
تیرا قد کشیدہ رشک شمشاد صنوبر ہو

رہے تا عقل کو اسرار یزدانی مین حیرانی
کرین تا دور ظلمت کفر کی انوار قرآنی
رہین تا اہل ایمان مصدر الہام ربانی
ادا کرتے رہین جب تک مسلمان رسم قربانی
تیری سب مشکلین لطف خداوندی سے آسان ہون
تیری ہیبت سے دشمن بید کی مانند لرزان ہون

رہے تا خلق مین مشہور حسن ماہ کنعانی
بنے تا قطرۂ گوہر اور گوہر مین ہو تا پانی
فصاحت ہوئے جب تک جوہر تیغ سخندانی
گہر سازی مین پائے آبرو تا ابر نیسانی
ترے ایوان عالی مین نشاط انگیز سامان ہون
خداوندان تخت و تاج لشکر تیرے دربان ہون
کھلے جب تک چمن مین صورت ساغر گل لالہ

فلک پر تا قمر ہو اور ہو گرد قمر ہالہ
بنے تا ابر سے آب اور آب سرد سے ژالہ
پڑے جب تنگ بدن پر آگ کی تاثیر سے چھالہ
خداوند دو عالم تیرا حامی اور نگہبان ہو
ہر بدخواہ ہو اور پنجۂ شیر نیستان ہو

ضمیمہ شحنۂ ہند کی ماہی رپورٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱۳) بل رفعہ اللہ میں جو دھوکا لگا ہے میں حل کر دیتا ہوں ذرا غور سے سنئے نفی قتل سے نفی موت مقصود نہیں بلکہ قتل و صلب کے بغیر اور بھی کئی ذرائع موت کے ہیں۔ بل بتنبیک اضراب کے لئے ہے مقتولیت اور مصلوبیت جسکو ملعونیت لازم ہے وہ اور مرفوع الی اللہ ہو...... آپس میں منافی ہیں نہ کہ ملعونیت اور رفع جسمانی آیا خیال شریف میں۔ نفی قتل نے یہ فائدہ دیا کہ ملعون ہونے کے الزام سے بری ہوئے۔ سب انبیاء مرفوع الی اللہ ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر خاص کر اس لئے ہے کہ ان پر تہمت ملعون ہونے کی لگائی گئی تھی یہود کی طرف سے حسب آیات توراۃ ✣ یہ وہ رفع ہے جو وفات کے بعد پاک لوگوں کا ہوتا ہے نہ کہ رفع درجات گویا اس کو لازم ہے جب ہی تو متوفیک کے بعد رافعک فرمایا نفی شک منہ بیکار نہیں جاتا کا رفع روحانی کی طرف راجع نہیں بلکہ واقعہ صلیب کی طرف ہے کہ اس میں شک رکھتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے صلیب پر مر گئے۔ کوئی کہتا ہے وہ تھے ہی نہیں۔ مگر اللہ نے فیصلہ کر دیا۔ وہ دوسرے رسولوں کی طرح مرفوع الی اللہ ہوئے یعنی اپنی موت سے مرے۔ رفع کا لفظ لانے میں دو خوبیاں ہیں ایک اپنی موت سے مرنا۔ دوسرا ملعونیت کے الزام کا جواب۔ کیونکہ یہود کا اعتقاد تھا روح الملعون لاترفع الی السما۔ لو شئنا لرفعناہ بہا میں کونسا مضاف الیہ ہے اور یہاں رفع کے کیا معنے ہیں۔ رفع جسمانی یا روحانی بتلایئے عزیزا حکیما اس لئے لایا گیا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں ہی اسے بچا لینے پر قادر تھا نہ یہ کہ آسمان پر چڑھا لیجانے پر۔

(۱۴) تخرج الصدور الی القبور۔ سے یہ مراد نہیں کہ جو مرتا ہے اس کو مرزا صاحب مارتے ہیں اس الہام میں تو صرف خبر دی گئی تھی کہ بڑے بڑے لوگ مرینگے۔ چنانچہ دیکھئے گولڑہ والے پیر صاحب کے والد بزرگوار فوت ہوئے۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب کے سجادہ نشین جو بڑے مشہور تھے فوت ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ دیکھا الہامی اخبار بالغیب کی صداقت۔

(۱۵) ثلثون دجال والی حدیث یاد ہے۔ مگر کیا عمر بھر دجال ہی ہوتے جاوینگے اور کیا اس امت کے نصیبوں میں دجال ہی ہیں مہدی کوئی نہیں ✣

(۱۶) اگر یہ نہیں لکھا کہ مسیح ناظر و ناشر بن کر آئیگا تو یہ بھی کہاں...... لکھا ہے کہ اس میں یہ اوصاف نہونگے

(۱۷) نجات خدا کے فضل اور دعا سے ہے۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ عمل صالح کی کچھ ضرورت نہیں مطلب یہ ہے کہ عمل صالح کی توفیق بھی خدا کے فضل اور دعا سے حاصل ہوتی ہے افسوس ہے کہ بات کو سمجھتے ہی نہیں اور اعتراض کرنے دوڑتے ہیں ✣

(۱۸) مسیح موعود کے زمانے میں عمروں کے بڑھنے پر اعتراض ہے اور اذا جاء اجلھم سنائی جاتی ہے کیا اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض نظر سے نہیں گذرا؟

(۱۹) چندہ پر بڑا اعتراض ہے گویا ایڈیٹر صاحب کو افسوس ہے یہ سب کچھ میرے پاس نہیں آتا۔ جناب عالی کیا اگلے انبیاء علیہم السلام کے کام بغیر روپیہ کے یونہی چلتے رہے ممّا رزقناھم ینفقون اور لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا۔ من الذی یقرض اللہ قرضا حسنا کے کیا معنے ہیں کیا اللہ تعالیٰ قرض کا محتاج ہے۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام نے من انصاری الی اللہ نہیں فرمایا ہوش کرکے اعتراض کرو ✣

جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت پر...... نظر کرتے ہیں تو مومنوں کو نہ صرف اموال سے مدد کرنی پڑتی تھی بلکہ جانیں بھی نثار کرنی ضروری تھیں اور اب تو بڑی سہولت ہے کہ گھر بیٹھے وہ کام ہو رہا ہے جو تلوار کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتی۔ الفاظوں کی تلواریں دلوں پر اثر کرتی ہیں۔ پس اشاعت کتب وغیرہ میں احمدی کیوں مدد نہ دیں۔ کوئی احمدی ہرگز ہرگز چندہ سے تنگ نہیں آیا بلکہ ان میں سے ہر ایک میں اس قدر جوش عقیدت ہے کہ اپنا سارا مال راہ خدا میں صرف کر دینے کو طیار ہے۔

(۲۰) یا ایھا الرسل کلوا من طیبات پر نظر نہیں جو اچھے اچھے کھانوں پر اعتراض کرتے ہو گو یہ بھی ایک افترا ہے مگر خیر اگر ایسا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۲۱) بار بار کہتے ہو کہ مسیح موعود باہر کیوں نہیں نکلتے میں پوچھتا ہوں کہ آپ کتنی دفعہ میرٹھ سے باہر نکلے اور کیا وجہ ہو کہ ہم آپ کی اس نشست کو بزدلی پر محمول نہ کریں۔ کیا یونہی باہر گھومتے پھریں۔ بندہ خدا کوئی کام ہو۔ تو کہیں جائیں۔ جب دور دور کے امصار مثل کابل و مصر وغیرہ میں بذریعہ کتب تبلیغ ہو رہی ہے تو خود جانے سے کیا فائدہ۔ کابل میں جو اشاعت کا سبب اللہ نے پیدا کر دیا ہے وہ کبھی کسی دوسری طرح سے ممکن نہ تھا۔ مولانا عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے اپنے خون سے صحیفۂ فطرت پر لکھدیا۔ کہ ایمان اسے کہتے ہیں اور سچائی پر جان دینا اسے۔ اور حاکم وقت کی تابعداری ایسی کہ اُف تک نہیں کی۔ نہ کوئی سلطنت کا خیال تھا۔ صرف ایمان ہی ایمان اور نہ کسیکو مرنے سے پہلے مارا ہے پس صرف خود ہی شہید ہو کر ہیں حقیقی مظلوم اسے ہی کہتے ہیں نہ یہ کہ شہید شہید ہوتے ہوتے بھی دو تین سو کو مار جائے۔ اعتراض کرتے ہو کہ حضرت اقدس کو پہلے کیوں خبر نہ ہوئی میں کہتا ہوں کیا ہر ایک واقعہ کی پیشتر خبر ضروری تھا اس سوال کا جواب دو کہ امام حسین علیہ السلام کو اپنے شہید ہونے کا حال معلوم تھا یا نہیں اگر تھا تو لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کے کیا معنے۔ اگر نہیں تو اس کا جواب آپکے ذمے۔ اس پر بھی ہم آپ کو جلد بتا سکینگے کہ اس واقعہ کی خبر پیش از وقت ہو گئی تھی

(۲۲) بعض مرزائیوں کی فسخ بیعت پر اعتراض ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا اور انبیاء کو لوگ مانکر منکر نہ ہوتے تھے کیا ارتدا لعرب بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ کیا خاص کاتب وحی کا واقعہ یاد نہیں رہا۔ کیا اس آیت کی شان نزول سے بے خبر ہو جسمیں آیا ہے کہ جو لوگ ایمان لاکر پھر انکار کرتے ہیں اور پھر ایمان لاتے ہیں اور پھر انکار ان کو اللہ نہیں بخشیگا کیا عیسیٰؑ کو چند درم لیکر پکڑا نے والا خاص حواری نہ تھا۔ کیا اسلام سے کئی اشخاص نکل نہیں جاتے ان واقعات کو یاد کر کے اپنے الفاظ پڑھو۔ کوئی بات تو تمکو ضرور ایسی دکھنا ہے جو معاہدہ فسخ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ’’فسخ بیعت کرنے والے کا نام کیوں نہیں چھپتا‘‘۔ اس کی کیا ضرورت ہے اچھا آپ بتا دیجیے آپکے ضمیمہ میں بیعت کرنے والوں کا نام کیوں نہیں چھپتا اجی یہ تو دریا فیضان ہے جسکا جی چاہے آئے اور جس کا جی چاہے جائے دوسرا شاذ و نادر واقع ہے نہ کہ روزمرہ آپکے ضمیمہ نے مرید گھٹائے نہیں بلکہ بڑھائے جس وقت جاری کیا تھا اس وقت کتنے تھے اور اب کتنے ہیں پردہ کوئی احمدی منکر نہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ کئی علماء حضرت مرزا صاحب کو مان چکے ہیں مگر بوجہ دنیاداری ظاہر نہیں کرتے

(۲۳) آپ جنازہ غائب پڑھنے سے غیر مقلدین بتلاتے۔ بلکہ چونکہ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حکم ہو کر آئے ہیں۔ اس لئے مختلف فرقوں کی سچائیاں جمع کرتے جاتے ہیں

(۲۴) اہل اللہ کو بری حالتیں دکھنا اپنی حالت کی نمائش ہوتی ہے سمجھے آپ ✣

چیدہ خبرین

روس نے اپنے فوجی افسرون مین اردو زبان کی تعلیم بڑے زور شور سے شروع کردی ہے اور یہ کاروائی ۱۸۹۷ء سے جاری ہے۔ جسے آج تک ۶ سال ہو چلے ہین۔ اردو مین افسر لوگ تقریرین کرتے ہین۔ لیکچر دیتے ہین اس کے مقابلہ مین پائونیر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ انگریزی فوجی افسرون کی کائنات صرف دو تین لفظ ہین۔ اِدھر آؤ۔ جلدی آؤ۔ برانڈی لاؤ

عجیب مقدمہ علی پور ڈسٹرکٹ جج کی عدالت مین آجکل ایک مقدمہ دائر ہے۔ اور اس مین ایک مزیدار قانونی نکتہ ہے۔ جو غالباً اپنی وضع مین بے نظیر ہے۔ ایک بنگالی بابو چیٹرجی نے ایک مقدمہ کی اپیل دائر کی۔ جو بنارانی فیصلہ سب جج تھی۔ اس مقدمہ مین کورٹ فیس ساٹھ روپے کا لگانا تھا۔ لیکن اپیلانٹ نے صرف دس روپیہ کا لگایا تھا۔ اپیل دائر کرنے کیوقت کسی کو خیال نہ آیا۔ لیکن جب مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ تو سرشتہ دار عدالت کو غلطی معلوم ہوئی۔ اس نے عدالت سے یہ حکم لکھوایا۔ کہ اپیلانٹ باقیماندہ روپیہ داخل کرے مگر اپیلانٹ کو اعتراض ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اگر اسٹامپ کم لگایا گیا تھا۔ تو عدالت کو اسیوقت کہنا لازم تھا۔ مین ستّر روپیہ کا اسٹامپ لگا کر اپیل کرنا کبھی گوارا نہ کرتا۔ نیز جب فیصلہ ہو گیا ہے تو جج صاحب مجاز نہیں ہین۔ کہ مجھ سے روپیہ طلب کرین سرکاری وکیل بھی متفق ہے۔ وہ کہتا ہے کہ گو روپیہ وصول ہونا چاہئے۔ لیکن کوئی نظیر یا قانون ایسا نہیں ہے جسکی رو سے وصولیابی روپیہ کا حکم عدالت دے سکے۔ جج صاحب نے گو ابھی قطعی فیصلہ اس بارے مین نہین دیا۔ تاہم قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ سرشتہ دار کو ہی بھرنا پڑیگا

اندھے بچون کی تعلیم مسیح موعود کا زمانہ ایک ایسا زمانہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ جسمین ہر ایک قسم کے علوم و فنون کی ترقی ہوگی۔ اور یہ بھی آپکے نشانات مین سے ایک نشان ہے۔ یورپ مین اندھے بچونکی تعلیم کے مدارس قائم ہو گئے تھے۔ اب اُسکی تقلید مین بمبئی مین بھی ایک مدرسہ قائم ہوا ہے جسمین نابینا بچونکو صنعتی اور نوشت و خواند کی تعلیم دیجاتی ہے یہ مدرسہ دو لاکھ روپیہ سے جو کہ پبلک چندہ قائم کیا گیا ہے۔ تعجب ہے کہ اسمین مسلمان لڑکا ایک بھی نہیں ہے منصوب علیہ قوم کا یہی حال ہوا کرتا ہے

ایران اور ویسرائے ہند ویسرائے ہند نے جو دورہ خلیج فارس کا کیا ہے اُسکی نسبت بعض لوگون کا خیال ہے کہ اسمین حسب منشاء ویسرائے کو کامیابی نہیں ہوتی۔ بنگالی اخبار کا بیان ہے کہ دورہ شاہ ایران اس انگریزی دورے کی خبر سے نہ صرف ہراسان ہی ہوئے تھے۔ بلکہ عجلت و پریشانی مین انہون نے اپنے افسرون کے نام ایسے احکام صادر کر دیئے جن کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ حضور ویسرائے کیساتھ مناسب عزت سے پیش نہ آئین۔ اس بے مہری پر لارڈ کرزن نے بہانتک برا مانا۔ کہ بندر لنگہ پر اترنا بھی گوارا نہ کیا۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اب شاہ ایران اور لارڈ کرزن کا آئینہ دل ایکدوسرے کیطرف سے مکدر ہو جاویگا" یا بالفاظ دیگر ہندوستان اور ایران کے تعلقات مین بدمزگی واقع ہوگی۔ اخبار انگلشمین یہان کلکتہ مین بیٹھا ہوا شاہ ایران کو صلاح دیتا ہے۔ کہ آپ معافی مانگ لین۔ اور پھر دھمکاتا ہے۔ کہ اگر لارڈ کرزن کے بجائے کسی روسی عالیجاہ افسر سے ایسی بدتہذیبی کیجاتی۔ تو آپ مزہ دیکھ لیتے۔ وغیرہ وغیرہ

طاعون ورود مین ۵ سال کی ابتدا پھر چند ہفتہ سے نمودار ہوئی ہے۔ ضلع احمد نگر اور الہ آباد مین بھی ہے۔ سیالکوٹ مین بہت تمام پھیل رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ضلع گجرات مین بالکل نہیں ہے۔ لاہور مین ایک کیس ۱۳ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ہوا مگر وہ باہر کا آدمی تھا۔ گوجرانوالہ مین اسکا بہت زور شور ہے

لودیانہ لودیانہ مین ۲۵ ہزار روپیہ کی چوری ہوئی چور گرفتار ہو گیا۔ ۱۹ ہزار برآمد ہوا ہے

۱۲ جنوری آئندہ کو ہند کے تمام انگریز لاٹ پادریون کا ایک جلسہ ہوگا۔ اور ۲۵ جنوری تک رہیگا کلکتہ کے لاٹ پادری صدر نشین ہونگے

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے تمام ضلع مین بخار کا زور ہے اور لوگ الامان الامان پکار رہے ہین

تناسخ خودکشی کا محرک ہے ایک کمپونڈر نے جو کہ ہندو مذہب کا تھا (غالباً آریہ ہوگا) ایک اونس سنکھیا پی کر خودکشی کی بستری پر ایک رقعہ ملا۔ کہ مجھے اس جنم مین عبادت کرنیکا موقعہ نہیں ملا ہے۔ اسی ندامت سے خودکشی کرتا ہون کہ آئندہ جنم مین عبادت کرکے اس غفلت کی تلافی کر سکون۔ متوفی کو یہ خیال نہ رہا۔ کہ اگر آئندہ جنم مین کتا۔ سور۔ یا بلی بن گیا۔ تو پھر کیا کریگا۔ اور اگر عورت بن کر کسی ایسے کے پالے پڑا۔ کہ وہ ۱۱ مردون تک اُس سے نیوگ کرا دے۔ تو پھر اُسکی کیا پیش چلے گی۔ اور پچھتائینگے

ایک عجیب و غریب سانپ ایک ایسا خوفناک سانپ دریافت ہوا ہے۔ جو اپنے ہم جنس سانپونکا دشمن مگر آدمی کا دوست ہے۔ یہ جنوبی افریقہ مین پایا جاتا ہے۔ جو پانچ فٹ سے آٹھ فٹ تک لمبا ہوتا ہے اور آدمی کے انگوٹھے سے زیادہ موٹا نہیں ہوتا۔ اُس کا ہر ایک جوڑ اور ہڈی قدرتی طور پر نہایت مضبوط بنائی گئی ہے اور دنیا مین کوئی سانپ بھی خواہ وہ کیسا ہی مضبوط ہو اسکے حملے کی تاب نہیں لا سکتا۔ عجب یہ ہے۔ کہ جو بڑے سے بڑا اژدہا آج تک پایا گیا ہے۔ اُس کو یہ سانپ پانچ منٹ کے اندر مار سکتا ہے اپنے ہم جنسون کیلئے جیسا خطرناک یہ زہریلا جانور ہے۔ ایسا ہی انسان کیساتھ دوستانہ برتاؤ کرتا ہے۔ کیونکہ آج تک کوئی انسان اس کے ہاتھون ہلاک نہیں ہوا۔

روسیہ کے تخت کا ایک مدعی روسیہ کے تخت کا ایک مدعی حال مین پیدا ہوا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے۔ کہ اصل مستحق مین ہون اس کا نام ہیرالڈ ہے اور گرانڈ ڈیوک جارج سابق زار روسیہ کا اپنے کو بیٹا بتاتا ہے۔ جسنے ۱۹۰۳ء مین پرنسس نکاح کیا ہے جو کاکیسس کے ایک رئیس کی بیٹی تھی جو خفیہ شادی کرنا تھی زار روس نے اپنی تندرستی کی خرابی کے باعث عمر کا آخری حصہ کاکیسس مین گزارا۔ اور وہان وہ اس لیڈی سے ملا تھا۔ جس کو اس کی بیوی بتایا جاتا ہے۔ اسکے بچے ہین جنمیں سے بڑا لڑکا یہ ہیرالڈ ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

حضرت قدس مع اہل عیال کے الحمد للہ خیریت سے ہین

مولوی صاحبان بھی بفضل خدا اپنے اپنے خدمات دینی مین مستعدی سے معروف ہین اور تندرست ہین

بابو غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ یوگنڈا ریلوے براستہ افریقہ اکتساب انوار احمدیہ کی خاطر چند ماہ کیلئے معہ اہل خانہ قادیان مین آگئے ہین۔ خداوند تعالیٰ ہمارے کل افریقی بھائیون کو ایسی توفیق عطا کرے + آمین ثم آمین

قادیان مین عید بروز دوشنبہ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ہوئی نماز عید بڑی مسجد اقصےٰ مین ادا کی گئی۔ حضرۃ مولوی صاحب نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد ایک لطیف خطبہ پڑھا۔ جس پر عمل درآمد کی توفیق ہم اپنے اور دیگر تمام برادران کیواسطے اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہین۔ آمین۔ خطبہ انشاء اللہ البدر کے اوراق مین درج ہوگا

قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار ایک ماہ کی رخصت پر قادیان آئے ہین۔ آپکی طبیعت علیل ہے خدا شفا دے

ترک اسلام ترک اسلام کا رد قریباً ۲۰۰ صفحہ کا چھپ گیا ہے۔ اس کا حجم غالباً ۳۰۰ اور ۴۰۰ صفحہ کے درمیان ہوگا۔ چونکہ عام سوال اس کی تصنیف کی نسبت آتے ہین۔ اس لئے عام اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جو وقت چھپ چکے گا۔ شائع کیا جاویگا اور اس کے متعلق کل درخواستین بنام حکیم فضل دین